ادب وآرٹ کی بین
الاقوامی تحریکوں کے اثرات قبول کرنا اور اخذ کرو استفادہ سے اُردو کو جدید خطوط پر استوار کرنا
چنداں مشکل نہیں تھا۔ شمیم حنفی کی رائے اس ضمن میں زیادہ جامع معلوم ہوتی ہے:

جدیدیت ایک عالمگیر مظہر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نئے انسان کی اُلجھنوں کا احاطہ کرنے والے تمام مفکر
کسی مخصوص قوم، قبیلے یا ملک کے انسان کو اپنا موضوع نہیں بناتے۔ ان کے نتائج و افکار کا اطلاق ہر
اس انسان پر کیا جاسکتا ہے جو جدید تہذیب کے بحران سے آگاہ اور مختلف النوع ذہنی، جذباتی اور
نفسیاتی پیچیدگیوں اور سوالات سے دوچار ہے۔ انہوں نے الگ الگ شعبوں میں انفرادی طور پر ان
سوالات کو سمجھنے اور ان کی حقیقت تک پہنچنے کی سعی کی ہے۔۔۔۔۔ جدیدیت اصلاً ایک قومی الاثر
ذہنی، تہذیبی اور تخلیقی رویہ ہے جس کے انسلاکات عصری بھی ہیں اور لازمان بھی۔

مدثر احمد راتھر
ریسرچ اسکالر (شعبہ اردو)
بابا غلام شاہ بادشاہ یونیورسٹی راجوری جموں وکشمیر
فون نمبر: 6005524958
rathermudasir1989@gmail.com:IDEmail

ابن زیدون اندلسی: ایک کثیر الجهات ادبی شخصیت

ڈاکٹر عبدالوحید شیخ المدنی و ڈاکٹر وسیم حسن راجا۔

عربوں نے جزیرہ نما کے اس حصے کو الاندلس کا لفظ دیا جس پر وہ تقریباً آٹھ صدیوں تک حکمرانی کرتے رہے۔ اس کے متعدد اسماء ہیں، آئبیریا، ہسپانیہ، اسپین اور اندلس مگر سب سے زیادہ مشہور اندلس ہی رہا۔ جس کا شاندار ماضی دنیا کی سب سے زیادہ ممتاز قوم مُسلم سے وابستہ ہے۔
اس ملک کی آب و ہوا نہایت خوشگوار اور معتدل ہے۔ زمین زرخیز اور میدان سرسبز اور شاداب ہیں جیسے کہ اندلسی مشہور شاعر ابن خفاجہ کہتے ہیں

یَا أَہلَ أَندَلُسٍ لِلّٰہِ دَرُّکُم
ماءٌ وَظِلٌّ وَأَنہارٌ وَأَشجارُ
ماجَنَّۃُ الخُلدِ إِلّا فی دِیارِکُم
وَلَو تَخَیَّرتُ ہَذا کُنتُ أَختارُ

اے اہل اندلس تمہاری عظمت کا کیا کہنا! اللہ نے تمہیں اپنی بیشار نعمتوں سے نوازا ہے تمہارے ہاں پانی، سایہ، درخت اور نہریں ہیں۔ جنت خلد تمہارے ہی وطن میں ہے۔ اگر مجھے اختیار ملے تو میں اسی کو پسند کروں۔
اندلس میں عربی نثر کا ارتقاء و آغاز چوتھی صدی ہجری میں ہوا بلکہ یوں کہنا درست ہوگا کہ عبد الرحمٰن ناصر کے دور میں ہوا۔ اسی عہد میں "ابن عبد ربہ" نے اپنی مشہور شاہکار کتاب "العقد الفرید" لکھی۔ اسی دور میں قرطبہ میں "ابوعلی قالی" نے کتاب الامالی کو املا کرایا۔ اس ترقی پذیر عہد میں اندلس اپنی ادبی شخصیات کا تعارف دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اندلس میں جب ملوک الطوائف یعنی مختلف ریاستوں کے بادشاہوں کا دور آیا تو اندلسی ادب نے بہت ترقی کی۔ اسی دور کی ایک اہم کڑی ابن زیدون ہیں۔
ابن زیدون کا پورا نام احمد بن عبداللہ بن زیدون ہے قرطبہ میں 394ھ میں پیدا ہوئے اور 463ھ میں وفات پائی (1) امویوں کے آخری ایام میں جب فتنوں کا آغاز ہوا تو اس نے اس میں حصہ لیا اسی لیے قرطبہ کے گورنر ابوالحزم ابن جہور نے اسے اپنا مقرب بنالیا اسنے انہیں اپنی سیکرٹری اور سفارت کاری کی ذمہ داری سونپی جس پر ابن زیدون کو ذوالوزارتین کا لقب ملا۔ پھر ابن زیدون کے خلاف ایک سازش کی نسبت کی وجہ سے ابن جہور سے اس کی قربت طویل عرصے تک قائم نہ رہی۔ اس وقت وہاں ولادۃ بنت مستکفی نامی ایک ادیبہ اور شاعرہ تھی

Scanned with CamScanner